71203-اگر دوران رمضان ایسے ملک سفر کرے جس کا مطلع مختلف ہو تووہ روزے کس طرح رکھے ؟

سوال

اگر مسلمان شخص رمضان المبارک کے دوران کسی ایسے ملک کا سفر کرے جو اس کے ملک سے رمضان شروع ہونے میں آگے یا پیچھے ہو اور وہ اس ملک میں عید تک رہے تو وہ کس ملک کے ساتھ عید منائے گا ؟

پسندیدہ جواب

"جب آدمی کسی ایک ملک سے دوسرے ملک
سفر کرے اور ان کا مطلع مختلف ہو تو اصول اور قاعدہ یہ ہے کہ وہ روزہ رکھنے اور عید
منانے میں اس ملک کے مطابق عمل کرے گا جہاں وہ رمضان المبارک شروع ہونے کے وقت تھا،
لیکن اگر انتیس سے کم ایام ہوتے ہوں تو اس کے لیے انتیس دن پورے کرنا ضروری ہیں،
کیونکہ قمری مہینہ انتیس یوم سے کم کا نہیں ہوتا.

یہ قاعدہ اور اصول نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کے درج ذیل فرمان سے اخذ کیا گیا ہے :

"جب تم اسے (چاند کو) دیکھو تو
روزہ رکھو، اور جب اسے دیکھو تو عید مناؤ"

اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا
فرمان ہے :

"مہینہ انتیس یوم کا ہوتا ہے،
چنانچہ تم چاند دیکھے بغیر روزہ نہ رکھو اور چاند دیکھ کر ہی عید مناؤ"

اور حدیث کریب میں ہے کہ ام فضل رضی
اللہ تعالی عنہا نے انہیں معاویہ رضی اللہ تعالی کے پاس شام بھیجا تو انہوں نے واپس
آکر ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کو بتایا کہ لوگوں نے شام میں جمعہ کی رات رمضان
کا چاند دیکھا تھا، تو ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کہنے لگے :

لیکن ہم نے ہفتہ کی رات چاند دیکھا
ہے، اس لیے ہم تو تیس روزے مکمل کرینگے، یا پھر چاند دیکھ لیں (عید منائینگے)

توکریب کہتے ہیں : کیا آپ معاویہ رضی
اللہ تعالی عنہا کی رؤیت پر کفائت نہیں کرینگے ؟

توابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے
جواب میں کہا : نہیں، ہمیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی حکم دیا ہے "

اس قاعدہ اوراصول کی وضاحت کے لیے
آپ کے لیے ہم چندایک مثالیں پیش کرتے ہیں :

پہلی مثال :

ایک شخص اتوار کے روز رمضان شروع
ہونے والے ملک سے ایسے ملک گیا جہاں رمضان ہفتہ کے دن شروع ہوا، اورانہوں نے انتیس
روزوں کے بعد اتوار کے دن عیدالفطر منائی تو یہ شخص ان کے ساتھ عید منائے گا اور
ایک روزہ کی قضاء کرے گا.

دوسرا مثال :

ایک شخص ایسے ملک سے جہاں اتوار کے
روز رمضان شروع ہوا ایسے ملک گیا جہاں سوموار کے دن رمضان المبارک کی ابتدا ہوئی
اورانہوں نے تیس روزے رکھ کر بدھ کے روز عید منائی، تو یہ شخص ان کے ساتھ ہی روزے
رکھے گا چاہے تیس روزوں سے زیادہ ہی کیوں نہ ہوجائیں، کیونکہ وہ ایسی جگہ ہے جہاں
ابھی چاند نظر نہیں آیا، اس لیے اس کے لیے عید منانا جائز نہیں.

اوراس کے مشابہ یہ بھی ہے کہ اگروہ
روزہ کی حالت میں کسی ایسے ملک سے سفر کرے جہاں سورج چھ بجے غروت ہوتا ہے، اورجس
ملک اور علاقے میں گیا وہاں سورج سات بجے غروب ہوتا ہے، تووہ سات بجے سورج غروب
ہونے سے قبل روزہ افطار نہیں کرسکتا، کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

**.{پھر تم رات تک روزہ مکمل کرو، اور
جب مسجدوں میں اعتکاف کی حالت میں ہو تو بیویوں سے مباشرت نہ کرو، یہ اللہ تعالی کی
حدیں ہیں چنانچہ تم ان کے قریب بھی نہ جاؤ اسی طرح اللہ تعالی اپنی آیات لوگوں کے
لیے بیان کرتا ہے تاکہ وہ تقوی اختیار کرے}.**

تیسری مثال :

ایک شخص اتوار کے دن رمضان المبارک
کا پہلا روزہ رکھ کر کسی دوسرے ملک چلا گیا جہاں کے لوگوں نے پہلا روزہ سوموار کے
دن رکھا اور انتیس روزے رکھ منگل کے روز عید الفطر منائی تو یہ شخص ان کے ساتھ عید
منائے گا، تو اس طرح ان کے ساتھ اس کے انتیس روزے ہونگے لیکن اس کا اپنے تیس یوم کے
روزے.

چوتھی مثال :

ایک شخص ایسے ملک سے جہاں کے لوگوں
نے اتوار کو پہلا روزہ رکھا اور تیس روزے مکمل کر کے منگل کے دن عید منائی کسی ایسے
ملک گیا جہاں کے افراد نے اتوار کے دن پہلا روزہ رکھا اور انتیس روزے مکمل کر کے
سوموار کے دن عید منائی، تو یہ شخص بھی ان کے ساتھ ہی عید منائے گا اور اس کے ذمہ ایک
روزہ کی قضاء لازم نہیں؛ کیونکہ اس نے انتیس دن پورے کر لیے ہیں.

پہلی مثال میں روزہ نہ رکھنے اور عید
کرنے کی دلیل یہ ہے کہ: چاند نظر آگیا ہے، اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا
فرمان ہے :

"جب تم اسے (چاند کو) دیکھو تو
عید منا لو"

اور ایک دن کے روزہ کی قضاء کی دلیل
یہ ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے"

اس لیے انتیس دن سے مہینہ کم ہونا
ممکن ہی نہیں.

اور دوسری مثال میں تیس روزے رکھنے
کے باوجود روزہ ترک نہ کرنے بلکہ روزہ رکھنے کے وجوب کی دلیل یہ ہے کہ نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے :

"جب تم چاند دیکھو تو عید الفطر
مناؤ"

چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے عید الفطر منانے کو رؤیت کے ساتھ معلق کیا ہے، اور چاند نظر نہیں آیا، تو اس جگہ اور علاقے میں یہ دن رمضان المبارک کا ہی دن شمار ہوگا، اس لیے روزہ ترک کرنا حلال نہیں.

تیسری اور چوتھی مثال کا حکم واضح
ہے.

اس مسئلہ میں دلائل کے ساتھ ہمارے
لیے تو یہی کچھ ظاہر ہوا ہے، جو کہ مطلع جات مختلف ہونے میں حکم بھی مختلف ہونے میں راجح قول پر مبنی ہے، اور یہ کہنا کہ اس سے حکم مختلف نہیں ہوتا اور جب بھی کسی جگہ چاند کی شرعی رؤیت ثابت ہو جائے سب لوگوں پر روزہ رکھنا، یا عید الفطر منانا لازم ہو جاتی ہے، تو پھر چاند کے ثابت ہونے پر حکم جاری ہوتا ہے، لیکن وہ سری طور پر روزہ رکھے یا نہ رکھے، تاکہ جماعت کی مخالفت نہ ہو" انتہی.